مولانا عزیز زبیدی (منڈی واربرٹن شیخوپورہ)

دوامِ حدیث

بدنصیبی اور محرومی کے دلخراش اسباب

۱۔ عَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَکُوْنَ اَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْیَا لُکَعُ ابْنُ لُکَعَ (ترمذی)

پاجی لوگ:

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ، رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"قیامت اس وقت برپا ہوگی (جب) دنیا کی رو سے تمام لوگوں میں خوش بخت وہ شخص (متصور) ہوگا جو پرلے درجے کا پاجی اور بدذات ہوگا"

عقل و ہوش، ذوقِ سلیم اور دین و ایمان کا تقاضا ہے کہ جو بازاری، پاجی، سفلے، بدچلن، دین سے بے خبرے، ننگِ دین، جھوٹے، مکار، بے حیا، شاطر اور حیا باختہ افراد ہوں، ان کو کہیں بھی بار نہ ملے، کوئی بھی انہیں خاطر میں نہ لائے، سماج اور معاشرہ کی فضاؤں میں وہ یوں دکھائی دیں جیسے "ٹھکرائے ہوئے مہرے" تو سمجھ لیجئے، معاشرہ صحت مند ہے، ابھی خیر ہے!

جہاں صورتِ حال اس کے برعکس ہو کہ جو جتنا لُچا اتنا ہی اُچا" ہو، جو جتنا مداری، وہ اتنا ہی آنکھوں کا تارا ہو، جو جتنا بازاری، جس قدر حیا باختہ، دین و ایمان کی رو سے جتنا گرا ہوا، پست، بے خبرا، بے لگام قوم کی عافیتوں پر بوجھ، اتنا ہی قوم اس کو جھک جھک کر سلام کرے، اس کی راہوں پر آنکھیں بچھائے ہو جتنا پاجی اتنا ہی سیاسی، جو ملک اور قوم کو کھائے وہی ان کا رکھوالا بھی تصور کیا جائے۔ "آوے ہی آوے" کہہ کہہ کر اس پر فدا ہو جائے جس کے وجود نامسعود کی وجہ سے ملک میں احترام، حیاء، پاکیزگی، سنجیدگی، بالیدگی، ایمان اور اعمال صالحہ جیسی بنیادی قدروں کا بیڑا غرق ہو رہا ہو، دنیا اسے ہی خوش بخت،

خوش نصیب، مبارک، قابلِ رشک، رہنما اور اپنے لئے دست و بازو اور بال و پر تصور کرتی پھرے تو پھر سمجھ لیجئے قوم بیمار ہے، کسی شرمناک انجام سے دوچار ہونے کو ہے اور بس کوئی دم کی مہمان ہے — جس کی جیب میں پیسے، وہی حسین اور اس کے سارے افعال حسین، یا جس کے پاس ڈنڈا، اقتدار اور طاقت، وہی سبحان اللہ!

یہ کچھ خوش آئند باتیں نہیں ہیں، ایسے لوگ مادہ پرست ہوتے ہیں، ان سے اچھے اخلاق، اونچے کردار اور خیر کی توقع کم ہوتی ہے۔ یہ بدنصیب احساس کمتری میں مبتلا ہوتے ہیں اور ان کے سامنے معنوی دنیا کی کچھ حقیقت نہیں ہوتی۔ اس لئے ان رسوائے زمانہ اور پاجی لوگوں کے آستاں پر "طمع اور لالچ کی مگر ہڈی" کی خاطر بدنصیب کتے کی طرح دم ہلاتے، طواف کرتے اور ان کی بلائیں لیتے گذر جاتی ہے — خسر الدنیا والآخرۃ - انا للہ وانا الیہ راجعون!

یقین کیجئے، ہم تقریباً جہاں کہیں بھی ہیں، انہی شرمناک امراض اور فتنوں کا شکار ہیں - اور اس روگ کے ہاتھوں، دنیا کے ساتھ آخرت بھی برباد کر رہے ہیں۔ ستم بالائے ستم یہ کہ: اس زیاں کا احساس بھی نہیں، بلکہ خوش ہیں کہ خوب گذر رہی ہے — یَحْسَبُوْنَ اَنَّھُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ۔

۲ - عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ قَوْمٍ یَظْھَرُ فِیْھِمُ الزِّنَا اِلَّا اُخِذُوْا بِالسَّنَۃِ وَمَا مِنْ قَوْمٍ یَظْھَرُ فِیْھِمُ الرِّشَا اِلَّا اُخِذُوْا بِالرُّعْبِ۔

قحط اور ہراس:

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ:

"جس بھی قوم میں زنا کو فروغ حاصل ہوا وہ قحط میں مبتلا ہو کر رہی اور جس قوم میں رشوت ظاہر ہوئی وہ مرعوبیت کا شکار ہو گئی" (مسند احمد)

قحط سالی سے مراد صرف یہ نہیں کہ بارش نہ ہو، بلکہ یہ ہے کہ سبھی کچھ ہو مگر بھلا نہ ہو، بارش ہو، پیداوار نہ ہو:

"لیست السنۃ بان لا تمطروا ولکن السنۃ ان تمطروا وتمطروا ولا تنبت الارض شیئا" (مسلم عن ابی ھریرۃ)

پیدا ہوں، مگر تلوار، گولی اور دباؤ کا ترنوالہ بنیں۔

"ولا فشا الزنا فی قوم الاکثر فیھم الموت" (رواہ مالک عن ابن عباس)

الغرض بدکاری کا یہ خاصہ ہے کہ جب وہ کسی قوم میں جڑ پکڑ لیتی ہے، وہ انواع و اقسام کی بے برکتی، شامت، نحوست، ابتلاء و محن، ظاہری اور معنوی کلفت اور بے اطمینانیوں کی ایک ایسی کھیپ ساتھ لاتی ہے جس کے دفاع سے بہادر اور عقلمند دونوں عاجز رہتے ہیں۔ اور انسانیت حیوانیت کے ہاتھوں رسوا ہو جاتی ہے۔

ان کی پیداواری صلاحیت ظاہری ترقی اور استحکام کی حد تک اس وقت اوج بریں پر فائز ہے۔ لیکن "بدکاری" کے میدان میں ترقی کر کے جس طرح "ترقی معکوس" کی طرف وہ بڑھ رہے ہیں، وہ اب کسی سے بھی پوشیدہ نہیں ہے۔ وہاں عائلی زندگی کتیا کی عائلی زندگی سے بھی گر گئی ہے ـــ کتیا بچے پالنے کیلئے اپنے اندر فطری داعیہ تو محسوس کرتی ہے۔ مگر اقوام مغرب کی ماؤں کا یہ حال ہے کہ بچے جنتی ہیں مگر جن کر ہسپتالوں کے حوالے کر کے خود یاروں کے ساتھ رفوچکر ہو جاتی ہیں۔ ان کے ہاں تجسس ہے لیکن زندگی کی مادی معراج کیلئے، ترقی ہے لیکن انسان کو حیوانی دائروں میں محصور رکھنے کے لئے۔ یہ قومیں جتنی بڑھ رہی ہیں، اتنی خدا سے دور ہوتی جا رہی ہیں۔ ان کی رہنما قیادت اور پڑھا لکھا طبقہ عبدیت کے احساس اور تصور سے بالکل عاری ہے۔ بلکہ خدا کو وہ اپنا ایک فریق تصور کرنے لگے ہیں۔ ان کی مساعی سے یوں مترشح ہوتا ہے جیسے وہ خود خدا بننے کیلئے ہاتھ پاؤں مار رہے ہوں۔ اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ ان کے معنوی بانجھ پن اور سعی و جہد کی بے برکتی اور قحط سالی کا ایک سبب عریاں "بدکاری" بھی ہے۔

رشوت خوری بے رحم "ہوس زر" کا نتیجہ ہے، جب ہوس اس حد تک ترقی کر جاتی ہے تو اسے "لینے" کے بجائے جب "دینے" کا مرحلہ پیش آ جاتا ہے، وہ مرحلہ مال دینے کا ہو یا جان دینے کا، تو اس کا دل دھڑکنے لگ جاتا ہے جیسے موت سامنے کھڑی ہو، رشوت خور ایک چور بھی ہوتا ہے، چور جہاں بلا کا بہادر دکھائی دیتا ہے، وہاں افشائے راز کے ہاتھوں، انتہائی بزدل، مرعوب اور خفقانی بھی ہوتا ہے۔ ایک ڈرا دھمکا کر راشی اپنے آپ کو ایک ایک فرد کا مجرم محسوس کرتا ہے۔ یہ تو وہ ظاہری کیفیتیں ہیں جو آسانی سے ان میں محسوس کی جا سکتی ہیں۔ معنوی طور پر بھی رب العالمین کی طرف سے ان کو یہ روگ الاٹ ہو جاتا ہے اور بالآخر اس کے پورے خاندان کو اس عذاب "مرعوبیت" کے مرحلے سے گزرنا پڑ جاتا ہے ـــ دنیا میں تو ظاہر ہے، باقی رہی آخرت؟ ـــ تو وہاں ایسے افراد کی دھڑکنیں، دہشت اور بے کیفی دیدنی ہوگی اور انتہائی دردناک ـــ کیونکہ ایک ایک پائی کا قرضہ چکانا ہوگا اور چاروں طرف سے قرض خواہ گھیرے ہوں گے اور وہ چھپنے کی سوچے گا ـــــ مگر اب چھپنا کہاں ـــــ؟

۳۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

"وَإِذَا كَانَ أُمَرَاؤُكُمْ شِرَارَكُمْ وَأَغْنِيَاؤُكُمْ بُخَلَاءَكُمْ وَأُمُورُكُمْ إِلَى نِسَائِكُمْ فَبَطْنُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا" (ترمذی)

اب تم دفن ہو جاؤ تو بہتر!

"جب تمہارے حکمران بدترین لوگ ہوں اور تمہارے دولت مند لوگ کنجوس ہوں اور تمہارے معاملات عورتوں کے حوالے ہوں تو (اب) تمہارے لئے روئے زمین کی بہ نسبت زمین کا پیٹ اچھا ہے اکہ دفن ہو جاؤ اور جان چھوٹے"

نظامِ مملکت کا تعلق حکمرانوں سے ہے، ملک کی اقتصادیات اور معاشیات کا واسطہ سرمایہ داروں سے ہے اور عائلی زندگی کی عافیتوں کا انحصار گھر کے دبدہ ور سرپرستوں پر ہے۔ اگر یہ تینوں طبقے ننگِ حکومت، ننگِ معاشیات اور ننگِ خانہ ہوں تو پھر آپ کی محرومیوں کا بھی خدا حافظ!

کجرو کج کلاہ:

دنیا میں وہ طبقہ جس کی نیک کمائیوں کا دائرہ بھی وسیع اور عریض ہے اور اس کی برائیوں کا بھی کوئی کنارہ نہیں، وہ حکمران ٹولہ ہے۔ کیونکہ ملک کے چپہ چپہ، کردار اور ذہن کے گوشہ گوشہ پر اپنے نقوش مرتسم کرتا ہے۔ اور اسی نسبت سے اس کی نیکیوں اور بدیوں کا دائرہ بھی بڑھتا اور سمٹتا ہے۔ اگر نیک ہوں گے تو اس کی آخرت کی دلآویزی اور ہمہ گیری کے کیا کہنے، اگر وہ بد ہوں گے تو اسی طرح وہ بھی بے کراں۔ اسی لئے رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا تھا:

"انما اخاف علی امتی الائمۃ المضلین" (ابوداؤد عن ثوبان)

کہ "اپنی امت کے سلسلہ میں مجھے تو گمراہ کن حکمرانوں سے خوف آتا ہے"

ہاتھی کے پاؤں میں سب کے پاؤں، اگر حکمران باخدا ہونگے تو پوری قوم خدائی صفات کی حامل ہوگی۔ پاکیزگی، طہارتِ نفس، فعال، فیاض، خلاق، مبارک، حسین، طاقت اور قوت جیسے مکارمِ حیات سے آراستہ ہوگی۔ اگر کسی قوم کو بے حیا، بے خدا اور بے وفا حکمرانوں سے پالا پڑ گیا تو قوم شیطان کی جانشین نکلے گی۔ یہانتک کہ ان کے فطری ملکاتِ حسنہ اور مکارم بھی شیطنت خیز ثابت ہوں گے۔ اس لئے رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جن بدراہ، گمراہ کن اور شیطان سیرت حکمرانوں کے تسلط سے خوف محسوس کیا ہے بالکل بجا اور قدرتی ہے۔ دنیا میں جتنے فتنے اٹھے، جتنے شرمناک کھیل کھیلے گئے، جتنی حیا سوز داستانیں نے سکت پائی، نفس و طاغوت کو جتنا فروغ حاصل ہوا، انسانی زندگی میں سے غلاظت، گندگی اور خباثت کے جتنے طوفان ابھرے، سب انہی کجرو اور کج بیں کجکلاہوں کی نحوست کا نتیجہ رہے ہیں ـــ

یہ وہ باتیں ہیں جن کا ہم سب نے کم و بیش مشاہدہ کر ہی لیا ہے۔ مگر یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہم شاید ابھی ان مکروہات سے سیر نہیں ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

کنجوس سرمایہ دار:

مال و دولت خدا کا فضل، رحمت اور کرم ہے۔ بلا اور غضب خدا نہیں ہے۔ بشرطیکہ مال و دولت پر انسان خود کوئی بوجھ نہ بنے۔ ورنہ یہی ان کے لئے وہ بوجھ بن جائے گا جس کے نیچے انسانیت، شرافت، ملک و ملت، کمانے والے، جمع کرنے والے اور ان کی عافیتیں دب کر رہ جائیں گی۔ جہاں دولت و حکومت نے سلیمانؑ، عثمانؓ اور عبدالرحمٰنؓ بن عوف جیسے عظیم انسان پیدا کئے، وہاں اس نے کروڑوں قارون اور نفس و شیطان کے ہزاروں جہنت بھی اگل ڈالے ——— یہ وہ دھارا ہے تلوار ہے۔ اپنی حدود میں رہے تو اس کا ذبیحہ بھی حلال اور طیب، ورنہ اس کی دھار کا ہر وار ہلاکت خیز، عافیت سوز اور مردار ساز!

دنیا کا نشہ ظالم اور انتہائی سرکش نشہ ہوتا ہے۔ اس کو سہارنے کے لئے ایمان و عمل کے عظیم سہاروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو لوگ ایمان اور عمل صالح کے بغیر اس سے آنکھیں لڑاتے ہیں عموماً وہ دنیا اور آخرت دونوں ہار جاتے ہیں۔ لیکن اس کا ہوش اس وقت آتا ہے جب انسان اس سے اپنا پلہ جھاڑ کر دوسری دنیا کو سدھارتا ہے۔ اس ظالم دھن نے سینکڑوں رنگیلے، ہزاروں عیاش، لاکھوں بوالہوس، کروڑوں دلال پیدا کر ڈالے اور اربوں فتنہ بردوش شیطان صفت انسانوں کو مکروہ سہارے مہیا کئے، کمیونزم، سوشلزم جیسی لعنتیں اسی کے نتیجے میں پیدا ہوئیں۔ مزدور جیسے بے نیاز اور پاک کمائیوں کے مالکوں کو حسد، رقابت اور اپنی چادر سے بڑھ کر پاؤں پھیلانے اور لپسارنے کا درس دیا ——— اور اسی دولت کے کھنکتے سکوں پر ہزاروں عصمتیں لٹیں، سینکڑوں قتل ہوئے اور لاکھوں مجبوریاں سر بازار بکیں۔

عورت کی رہنمائی:

عورت کتنی بڑی ہو، یہ بات سب جانتے ہیں کہ وہ نبی اور رسول نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ نبوت اور رسالت سراپا رہنمائی کا نام ہے۔ اور عورت ملکی اور ملی قیادت اور راہنمائی کے قابل نہیں ہوتی۔ گویا کہ فطری طور پر عورت کے خمیر میں قیادت اور راہنمائی کا عنصر شامل نہیں ہے۔ لیکن اس کے باوجود جو لوگ بالکلیہ اپنے ملکی، ملی اور عائلی معاملات کی باگ ڈور ان کے حوالے کر دیتے ہیں، ان کی نادانیوں کا جتنا بھی ماتم کریں کم ہو گا۔

اُمور کے الی نساء کہ سے مراد جزوی یا مخصوص صنفی امور کے سلسلہ کی باتیں اور مشورے

نہیں ہیں بلکہ یہ ان کی صوابدید کو "چودھری" الاٹ کرنے کا نام ہے۔ مثلاً ایک حلقہ کی نمائندگی اس کے حوالے کر دینا، حکومت کا تخت اس کو سپرد کر دینا اور عائلی زندگی میں اس کو "مختار کل" بنا دینا انتہائی بے سمجھی کی بات ہے ـــــ بہرحال بایں ہمہ اگر (۱) قیادت اشرار (۲) کنجوس سرمایہ دار (۳) اور امامت عورت اب بھی مقبول اور عام چلن ہے تو پھر خود ہی فرمائیں کہ:

اب ایک باضمیر اور باہوش قوم کے لئے یہ مر جانے والی بات نہیں ہے ـــــ!

ترجمان کی ایجنسیاں

- ملک اینڈ سنز نیوز ایجنٹ بک سیلرز، ریلوے روڈ، سیالکوٹ۔
- میسرز خلیق نیوز ایجنسی، موڑ ایمن آباد۔ ضلع گوجرانوالہ۔
- محمد سعید صاحب ایجنسی کھجور مارکہ صابن، بازار ناندلیانوالہ ضلع لائلپور۔
- حاجی ملک محمد ابراہیم صاحب دکاندار مین بازار ٹیکسلا، تحصیل و ضلع راولپنڈی۔
- مولانا محمد عبداللہ صاحب خطیب جامع اہلحدیث، صدر، راولپنڈی۔
- کتب خانہ وطن بیبی، ۳۰۔ النور مارکیٹ، اردو بازار گوجرانوالہ۔
- منشا بک سٹال بالمقابل ریلوے سٹیشن گوجرانوالہ ٹاؤن۔
- خواجہ نیوز ایجنسی لدھراں، ضلع ملتان۔
- حافظ عبدالحق صاحب معرفت مولوی علی احمد صاحب کریانہ سٹور، تحصیل بازار، بہاولنگر
- مرکز ادب حسین آگاہی، ملتان شہر۔
- محمد ابراہیم صاحب نیوز ایجنٹ، عباس سائیکل ورکس، بلاک نمبر ۱۹، سرگودھا۔
- مولانا محمد اسماعیل صاحب خادم مسجد امین پور بازار، لائلپور۔
- میاں عبدالرحمان حماد صاحب خطیب جامع مسجد اہلحدیث، قبولہ ضلع ساہیوال۔
- محمود برادرز کریانہ مرچنٹس، چمن بازار، ہارون آباد، ضلع بہاولنگر۔